قارئین بنام مدیر

○ عورت کی دیت

○ سود ...

افکار و اخبار

کیا منصوص مسائل میں اجتہاد کی گنجائش؟

حکمت قرآن لاہور کے شمارہ نومبر ۱۹۸۴ء میں چودھری محمد رفیق صاحب کا مضمون قتل خطاء میں عورت کی دیت کا مسئلہ نظر سے گذرا۔ انہوں نے اپنے مضمون میں شریعت اسلامیہ کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ لیکن مضمون کے آخر میں ایک عجیب علمی غلطی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے پہلے اپنے مضمون میں قتل خطاء کے بارہ میں عورت کی دیت کے نصف ہونے پر حدیث کے ساتھ اجماع بھی نقل کیا ہے۔ اور پھر آخر میں لکھا ہے۔

"البتہ موجودہ حالات میں ایک اجتہاد ممکن ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس کی پوری پوری گنجائش ہے۔ اور یہی اصل قانون اسلامی ہے تاہم اگر کوئی ایسی عورت قتل ہو جائے جو اپنے خاندان کی واحد کفیل ہو یا اس کے مرجانے سے خاندان کو بہت زیادہ مالی دشواری کا سامنا ہو تو ایسی صورت میں قاضی کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ اپنی صوابدید سے عورت کی نصف دیت کے علاوہ مزید نصف دیت تک (مرد کی دیت کے برابر) کا اضافہ کرسکے۔ اور قتل خطاء کے مرتکب فرد کی عاقلہ پر اس پوری دیت کو واجب الادا قرار دے سکے۔"

اور یہ ایک عجیب غلطی ہے۔ اس لئے کہ اجماع کے خلاف کوئی اجتہاد سرے سے جائز نہیں۔ چنانچہ علامہ تفتازانی تلویح میں لکھتے ہیں :-

نعم یشترط ان یعرف اقوال المجتہدین فی المسائل القیاسیۃ لئلا یقع فی مخالفۃ الاجماع (ص۲۹)

البتہ مسائل قیاسیہ میں اقوال مجتہدین کا جاننا ضروری ہے تاکہ اجماع کا خلاف لازم نہ آجائے۔ اور یہی علامہ تفتازانی باب الاجتہاد میں لکھتے ہیں **وکان الاولی ذکر الاجماع (ایضاً) اذ لابد من معرفتہ و معرفۃ مواقعہ لئلا یخالفہ فی اجتہادہ** (ص۳۰۰) اور اجماع کو بھی ذکر کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ اجماع اور مواقع اجماع کی معرفت مجتہد کے لئے ضروری ہے تاکہ اجماع کی مخالفت میں نہ پڑ جائے۔

اور حاشیہ توضیح میں ہے۔ لاجل ذالک **وقع من بعض المجتہدین المخالفۃ للاجماع فرد بذالک اجتہادھم** اور اسی وجہ سے جب بھی بعض مجتہدین سے اجماع کا خلاف آیا ہے تو ان کا اجتہاد مسترد کیا گیا ہے — اور

نورالانوار میں ہے۔ وانما یحتاج الیہ لان یعلم المسائل الاجماعیۃ فلا یجتھد فیھا بنفسہ ص ۲۵۰
اور اجماع کا علم اس لئے ضروری ہے تاکہ مسائل قیاسیہ کو جان لے۔ اور پھر اس میں اجتہاد نہ کرے۔

اور قمر الاقمار میں ہے قولہ فلا یجتھد فیھا کیلا یفتی بخلاف الاجماع از خود اجتہاد اس لئے نہ کرے گا تاکہ اجماع کے خلاف فتویٰ نہ دے۔

ایسا قیاس اور اجتہاد ایک اور اصولی قاعدہ کی رو سے بھی صحیح نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ قیاس کے لئے یہ شرط ہے کہ فرع میں نص موجود نہ ہو۔ چنانچہ صاحب نورالانوار میں لکھتے ہیں والرابع عدم وجود النص فی الفرع ص ۲۲۳
اور چوتھی شرط یہ ہے کہ فرع میں نص موجود نہ ہو۔ اور اس شرط رابع پر صاحب منار کی تصریع کے تحت صاحب نورالانوار تحریر فرماتے ہیں:۔

لانہ لا یحتاج الی القیاس مع وجود النص ص ۲۳۵۔ کیونکہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کی کوئی حاجت نہیں اور چودھری صاحب مرد کو اصل اور عورت کو فرع ٹھہراتے ہیں۔ اور عورت کو مرد پر قیاس کرتے ہیں۔ حالاں کہ عورت میں خود نص موجود ہے۔ اور وہ وہ حدیث ہے جس کو اس نے خود کتاب السنۃ سے حکمت قرآن کے ص ۱۵/۱۶ پر نقل کیا ہے تو فرع میں نص کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کا قیاس باطل ہے۔ لہٰذا مضمون نگار کے اس قول کہ ”اور شریعت اسلامیہ میں اس کی پوری پوری گنجائش ہے“ کی صحت کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ یہ قول اصول فقہ سے لاعلمی یا تجاہل پر مبنی ہے۔

اس کے علاوہ اس مسئلہ میں اجتہاد سے اس حدیث اور اجماع کا (جو عورت کی دیت کے بارے میں ہے) تقریباً اہمال لازم آتا ہے اور وہ ناقابلِ عمل ہو کر رہ جاتے ہیں کیونکہ آج بہت سی عورتیں مختلف قسم کی نوکریوں پر ہیں اور بعض تو بڑے بڑے عہدوں پہ فائز ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی عورتوں کے مرجانے سے خاندان کو بہت زیادہ مالی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح فاحشہ عورتیں اپنے خاندان کے لئے بہت زیادہ کمائی کرتی ہیں اور بعض علاقوں میں عورتیں لاکھوں روپیہ پر بیچی جاتی ہیں۔ یہ اگرچہ شرعاً جائز نہیں لیکن ان کا خاندان تو کہے گا کہ ایسی عورت کے مرجانے سے ہم کو بہت زیادہ مالی دشواری کا سامنا پڑا ہے۔

لہٰذا محمد رفیق چودھری صاحب کے اجتہاد کے مطابق تو ہمارے لئے بھی پوری دیت واجب قرار دی جائے۔ لہٰذا حدیث اور اجماع کے ماتحت بہت کم عورتیں رہ جائیں گی جو بلا دلیل تقریباً حدیث اور اجماع کا ابطال ہے جو بالکل جائز نہیں۔ اور اسی طرح اس کی تعلیل کے پیشِ نظر ایک اور مفسدہ بھی لازم آتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر ایسا مرد مرجائے جس کے مر جانے سے خاندان کو بہت زیادہ مالی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑتا ہو بلکہ الٹا وہ خاندان پر بوجھ ہو اس کی دیت بھی دوسرے مردوں کی دیت کے برابر نہ ہونی چاہئے۔ بلکہ نصف دیت ہونی چاہئے۔ اور اس مفسدہ کی رو سے اس کا قیاس ایک اور طریقے سے بھی غلط ثابت ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اس قیاس کی وجہ سے اصل کا حکم بھی متغیر ہو گیا اور ایسا قیاس

غلط اور باطل ہوتا ہے ۔ چنانچہ صاحب منار شرط قیاس میں لکھتے ہیں ۔
والشرط الرابع ان یبقی حکم النص بعد التعلیل علی ما کان قبلہ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ حکم نص بعد از تعلیل علی ما کان قبلہ باقی رہے گا ۔ اور اس کے تحت صاحب نور الانوار لکھتے ہیں ۔ و معنیٰ بقاء حکم النص ان لا یتغیر عما کان علیہ سوی انہ تعدی الی الفرع فعم ص ۲۳۵ ۔ بقاء حکم النص کا معنی یہ ہے کہ حکم کی حالت سابقہ میں کوئی تغیر نہ جائے بغیر اس کے کہ وہ فرع کو متعدی ہو کر عام بنا ۔
اور یہ سب کچھ میں نے اس بنیاد پر لکھا ہے کہ اس بات کو علت تسلیم کیا جائے ۔ کہ عورت کی ہلاکت خاندان کے لئے اتنی مالی پریشانی کا باعث نہیں بنتی جتنی کہ مرد کی ہلاکت ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ علت نہیں یہ حکمت ہے جیسا کہ چوہدری صاحب نے خود اس کا اقرار کیا ہے اور علت و حکمت میں فرق واضح ہے ۔ علت پر حکم کا مدار ہوتا ہے ۔ حکمت پر نہیں ۔ پھر یہ حکمت بھی ایسی ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ۔ لہٰذا اس غیر منصوص حکمت کو علت ٹھہرانا ایک ایسی اصولی غلطی ہوگی جس کو ہر ذی عقل اور صاحب علم انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے ۔

(مولانا) سیف اللہ فاضل حقانیہ مدرس جامعہ ارشادیہ پانی تحصیل ٹانک)

چھاؤنیوں میں یہودی نشان | جناب والا ! چھاؤنیوں کی مسجدوں میں دروازوں پر یہودیوں کا نشان " ڈیوڈ سٹار " کندہ ہوتا ہے ۔ جناب والا یہ کسی مسلمان کے جذبات بھڑکانے کے لئے کافی ہے ۔ یہ نشان ملک کی تمام چھاؤنیوں کی مساجد کے دروازوں پر کندہ ہے مثلاً کوئٹہ ، گوجرانوالہ چھاؤنی وغیرہ
خدارا آپ اس مسئلہ میں ذاتی دلچسپی لیں ۔ مبادا آنے والی نسلیں اس نشان کو اپنا نشان نہ بنا لیں ۔ اس مسئلہ کو نہ صرف آپ صدر پاکستان کے نوٹس میں لائیں بلکہ مجلس شوریٰ میں بھی اس نکتہ کو اٹھائیں ۔ ساتھ ہی ساتھ دوسرے علماء کرام کو بھی اس معاملہ میں لکھیں تاکہ یہ یہودیت کا نشان ہماری مسجدوں سے ہٹ جائے ۔ یہ نہ ہو کہ ہماری آئندہ نسلیں اس نشان ڈیوڈ سٹار کی مماثلت کی وجہ سے یہودی بن جائیں ۔

احمد ۔ از لاہور

ایران کی اہلسنّت اقلیت | ایران میں اہل سنّت پر جو ظلم ڈھایا جا رہا ہے ان سے کوئی با علم واقف نہیں ہے جمعیت وحدۃ المسلمین ایران سنّی مہاجرین کی جماعت ہے ۔ جو اس سلسلے میں کوشاں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے ۔

ح ۔ ح و دیگر ایرانی طلبہ جمعیت وحدۃ المسلمین ۔ لاہور

استدراک | ماہنامہ الحق اگست ۸۴ ، ص ۱۴ پر زبان کے محاسبے کے عنوان کے تحت اعداد و شمار میں غلطی ہوئی ہے صحیح حساب یہ ہے ۔ فی منٹ کے حساب سے الفاظ = 50
فی گھنٹہ کا حساب (60 منٹ) = 50×60 = 3000 الفاظ [illegible] اور 200 منٹ کا کل حساب
= 3000×200 = 600000 الفاظ (کل 200 منٹ)

(غلام سرور ، جدہ سعودی عرب)